مدینۃ المسیح

رمضان المبارک میں جو درس القرآن مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب دے رہے ہیں۔ وہ ۲۷ فروری کو سولھویں پارہ کا ہوا ؛

جناب حافظ روشن علی صاحب کی صحت میں بفضل خدا بتدریج ترقی ہو رہی ہے ؛

مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل اور مہاشہ محمد عمر صاحب آریوں سے مباحثہ کے لئے دہرم کوٹ تشریف لے گئے مگر مباحثہ نہ ہوا ؛

ایک صاحب نے جو حال ہی میں کابل سے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے ہیں۔ وہاں کے حالات ایک مجمع میں سنائے ؛

۲ر جون کے جلسوں کے متعلق ضروری اعلان

اس وقت تک جو خط و کتابت ۲ر جون کے جلسوں کے متعلق پنجاب کے اضلاع کی اور پنجاب کے باہر صوبہ جات کی مرکزی انجمنوں سے ہو چکی ہے۔ اور اعلانات اس بارہ میں ترقی اسلام کی طرف سے اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے احباب کو معلوم ہو جانا چاہیئے تھا۔ کہ اس سال ہمارا مطالبہ گذشتہ سال سے بالکل مختلف ہے۔ گذشتہ سال ہمارا مطالبہ صرف لیکچرار مہیا کرنے کا تھا جس کے مطابق کام تو ہوتا رہا۔ لیکن آخر کام کے دن جا کر یہ بے انتظامی بعض جگہ ہوئی۔ کہ کہیں تو بہت سے لیکچرار جمع ہو گئے۔ اور کہیں ایک بھی نہ تھا۔ اس سال اس نقص کو محسوس کرتے ہوئے ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ جو صاحب بھی اس کام کے لئے تیار ہوں۔ وہ دفتر ترقی اسلام اور اپنی مرکزی انجمن کو اطلاع دیتے وقت ایک مکمل نقشہ بنا کر بھیجیں جس میں مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہوں :۔

مقام جلسہ معہ ضلع و صوبہ۔ نام منتظم جلسہ معہ مکمل پتہ۔ نام لیکچرار معہ مکمل پتہ۔

چونکہ اس وقت تک بعض احباب کی طرف سے اس قسم کے خطوط آ رہے ہیں۔ جن سے یہ تفصیلات معلوم نہیں ہوتیں۔ اور جن کے معلوم کرنے کے لئے دوبارہ خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ جس سے اخراجات بڑھنے کے علاوہ وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے تمام احباب اور مرکزی انجمنوں کی اطلاع کے لئے مجھے یہ اعلان کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اسے ملحوظ رکھیں گے ؛

خاکسار :۔
سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام۔ قادیان دارالامان

اخبار احمدیہ فلسطین و شام

مباحثہ

طیرا میں ہمارے بھائی شیخ سلیم الربانی خوب محنت سے تبلیغ کرتے ہیں۔ انہوں نے وہاں مشائخ سے کئی مباحثات بھی کئے ہیں۔ ابھی حال میں ان کا ایک شیخ سے مسئلہ حیات و وفات مسیح پر مباحثہ ہوا۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر رہا۔ مباحثہ کے بعد جب ایک شخص نے ان سے حالات مباحثہ دریافت کئے۔ تو ایک گیارہ سالہ لڑکا جو وہاں موجود تھا۔ بول اٹھا۔ شیخ سلیم تو تیس آیات قرآن سے وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کرتا تھا۔ اور دوسرا ایک بھی آیت حیات مسیح کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکتا تھا۔

فلسطین میں نئے احمدی

گزشتہ دو ہفتوں میں مندرجہ ذیل گیارہ اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ۱۔ محمد سعید الخزدری ریلوے ڈرائیور۔ ۲۔ انکی بیوی بہجت باکیر البسطی۔ ۳۔ حسن الاسعد۔ ۴۔ سلیم محمد الدرباشی۔ ۵۔ نائف عبدالحفیظ شلبی ۶۔ ادیب الاسعد الیونس۔ ۷۔ ادیب احمد المریم۔ ۸۔ صقر محبوب عنتر ۹۔ محمد ابراہیم سلمان۔ ۱۰۔ شمسیہ بنت مصطفےٰ۔ ۱۱۔ انجمہ بنت قاسم الزیدان۔ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

دمشق میں نئے احمدی

امیر جماعت احمدیہ دمشق برادرم منیر آفندی الحصنی اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

بہت سے اجتماعات کے بعد آخر اللہ تعالےٰ نے پانچ اشخاص کو قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ بیعت کے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اسماء مندرجہ ذیل ہیں:- ۱۔ شفیق آفندی المالح دمشق میں ایک ابتدائی مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ۲۔ بدیع افندی ابن محمد ادیب افندی الزمرق۔ ۳۔ ناظم آفندی برادر بدیع افندی۔ ۴۔ محمد افندی ابن ابراہیم العطار۔ ۵۔ لمیس المالح بنت شفیق افندی المالح

تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت بخشے۔ اور دوسرے لوگوں کو قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خادم

جلال الدین شمس۔ احمدی از حیفا۔ ۳۰ جنوری ۱۹۲۹ء

اخبار احمدیہ

وفات مسیح پر مباحثہ

۱۷۔ فروری۔ موضع خرادیاں ضلع گجرات ایک مولوی صاحب سے جن کا نام شیخ احمد ہے۔ مولوی عبد اللطیف صاحب احمدی کی مجلس عام میں وفات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔ غیر احمدی مولوی صاحب حیات مسیح ثابت کرنے میں ایسے ناکام رہے۔ خود غیر احمدیوں نے وفات مسیح کا اقرار کیا۔ اور دو اصحاب میاں محمد علی صاحب اور سلطان احمد صاحب نے بآواز بلند کہا۔ ہمارے سب شکوک رفع ہو گئے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی بیعت کی درخواستیں بارگاہ خلافت میں بھیج دی گئیں۔

خاکسار مرزا محمد حسین از فتح پور ضلع گجرات

اعلان

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ جماعتوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹیں ہنوز نہیں بھیجی ہیں۔ اب تک یعنی ۲۴۔ فروری تک میرے پاس صرف دو رپورٹیں پہنچی ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ جماعتوں کے سکرٹری صاحبان و امراء صاحبان بہت جلد توجہ فرما کر رپورٹیں بھیجیں۔ تاکہ شائع ہوں۔ اور دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی جماعتیں کس طرح کام کرتی ہیں۔

ذوالفقار علی خاں ناظر اعلےٰ قادیان

افغان مسلم ہوٹل

سید امیر شاہ صاحب احمدی نے انارکلی متصل چوک لوہاری لاہور میں ہوٹل جاری کیا ہے جس میں کھانے اور رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب لاہور جائیں وہ آرام حاصل کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد المکرم شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے نیز میرے بھائی غلام احمد صاحب اسسٹنٹ سول سرجن کلاس کا امتحان دینے والے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حافظ بشیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۔ خاکسار چند دنوں سے انچارج کے کام پر مامور ہے۔ تنخواہ کے اضافہ کا سوال در پیش ہے۔ جملہ برادران دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جلد ترقی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد نواز خاں ککڑ از بغداد

ماریشس میں آریوں کی فتنہ انگیزیاں

مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے احمدی مبلغ کی مساعی

آریوں کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے مجھے عام مسلمانوں میں بیداری پیدا کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اور الحمد للہ بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ آریوں کے خلاف مشترکہ جلسے ہوتے ہیں۔ چار۔ پانچ ہزار تعداد تک آدمی جمع ہو جاتے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے۔ ہمارا ہی بول بالا ہوتا ہے۔ اکثر مولوی بھی جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ دُور دُور سے جزیرہ کے امیر غریب جمع ہوتے ہیں۔ اور نہایت دلچسپی سے اسلام کے فضائل اور آریوں کے اعتراضوں کے جواب میں میرے لیکچر سنتے ہیں۔ بڑے سے بڑے مخالف بھی احمدیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اور بڑے تعجب سے کہتے ہیں ہمیں تو اب معلوم ہوا۔ احمدی کیا چیز ہیں۔ ہمیں تو ان کے متعلق سخت دھوکہ دیا گیا۔ اب معلوم ہوا۔ اسلام کی واقعی خدمت کرنے والے یہی ہیں جلسوں میں آریوں کو بھی بولنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ مگر اب آریہ پولیس کے ذریعہ کچھ روڑے اٹکانا چاہتے ہیں۔ خدا انہیں سب روکیں دور کر دیگا۔ آریوں کے ایک سوامی کو جزیرہ میں ہر جگہ تقریر کرنے کی اجازت ہے۔ ہمارے ایک نو مسلم احمدی اچھا صاحب کے بڑے بھائی سلسلہ کے از حد مخالف تھے۔ اپنے باپ کی میت پر بھی نہیں آئے تھے۔ چند روز ہوئے ان جلسوں سے قبل اچھا صاحب کی ایک لڑکی کپڑوں کو آگ لگ جانے کی وجہ سے جل کر فوت ہو گئی۔ اس کی میت پر بھی نہیں آئے تھے۔ لیکن اب حد درجہ احمدیوں کی عزت کرتے ہیں۔ اچھا صاحب کو بھی اپنے گھر بلاتے کھلاتے پلاتے ہیں۔ ماسٹر نوریا صاحب شہر میں گئے۔ تو بڑے بڑے سیٹھوں نے کہا۔ اسلام کی فتح بس آپ لوگوں کے ہاتھ پر ہوئی ہے۔ غرض احمدیوں کی عام شہرت ہوئی ہے۔ ملانوں کے لگائے ہوئے الزام خود بخود دھل رہے ہیں خدا تعالےٰ لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی عداوت اور نفرت سے صاف کر رہا ہے آج کل میرٹھ سے ایک مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں۔ جو جا بجا وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ ایک شخص ابراہیم جو انگریزی فریخ کا خوب ماہر ہے۔ آریوں کے خلاف وہ بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ اور ہمارے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ اس نے ان مولوی صاحب کو آریوں کا اخبار دکھلا کر کہا۔ دیکھئے کس قدر اس میں گالیاں دی گئی ہیں۔ آپ اس کے متعلق کچھ بیان کریں۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں کہا۔ انہیں گند بکنے دو۔ وہ خود ہی تھک جائینگے۔ غرض اس وقت چونکہ مسلمانوں کو احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۹ | قادیان دارالامان - مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

سکھوں کا ہتک آمیز طریق عمل

مسلمانوں کی شجاعت اور بہادری کی تحقیر

ہندو اور مسلمانوں کی طرف سے سکھوں کی جا و بے جا تعریف کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ سکھ باہمی معاملات کو رواداری اور امن و آشتی کے ساتھ طے کرنے کی بجائے سینہ زوری سے طے کرنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں ذرا کوئی بات ان کی مرضی اور منشا کے خلاف ہو۔ وہیں دھمکیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ اس طریق عمل میں سکھ اس قدر بے باک ہو رہے ہیں۔ کہ اب تو سارے ملک کے امن و امان کو خطرہ میں ڈال دینے کے بھی دعوے رکھتے ہیں ؎

ایک نہایت قلیل التعداد قوم ہوکر ملکی حقوق کے متعلق ان کے جو مطالبات ہیں۔ وہ ایسے نہیں جنہیں معقولیت پر مبنی قرار دیا جاسکے۔ یہی باعث ہے۔ باوجود اس کے کہ انتہا پسند ہندو مسلمان لیڈر بوجہ اس کے کہ سکھ گورنمنٹ کے لئے مشکلات پیدا کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ان کی حد سے خاطر ملحوظ رکھتے ہیں۔ پھر بھی ان کے مطالبات کو ناقابل قبول سمجھتے ہیں۔ اس پر چاہیئے تو یہ کہ سکھ دلائل کے ساتھ دوسروں کو قائل کریں۔ اور معقولیت کے ساتھ اپنے مطالبات جائز ثابت کریں۔ لیکن نہیں۔ وہ جھٹ دھمکیوں پر اتر آتے ہیں۔ اور وہ کچھ کہہ گذرتے ہیں۔ جو انہیں نہیں کہنا چاہیئے ؎

پچھلے دنوں آل پارٹیز کنونشن کلکتہ میں سکھوں کی خواہ مخواہ کی ضد پر بعض ہندو لیڈروں نے اس قسم کی گفتگو کی جس کا مطلب یہ تھا کہ سمجھوتہ اگر کوئی ہونا ہے۔ تو ہندوستان کی دو بڑی جماعتوں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہونا ہے سکھوں کی رضامندی یا ناراضگی کا اس بڑے سمجھوتہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا ؎

اس میں شک نہیں۔ یہ کہنے والے ہندو لیڈروں نے اپنی سیاسی قابلیت کا کوئی اچھا ثبوت نہ دیا۔ اور ایسی بات کہدی۔ جو ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھنے والوں کے منہ سے نہیں نکلنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ ہر ایک قوم خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ اس بات کا حق رکھتی ہے۔ کہ اپنی ہستی کے قیام کے لئے اپنے حقوق کی حفاظت کرے۔ اور کثیر التعداد قوم کا فرض ہے۔ کہ کسی موقعہ پر اسے نظر انداز نہ کرے۔ لیکن اس پر سکھوں کا یہ کہنا خواہ مخواہ کی خودستائی اور دھمکی ہے۔ جو برداشت نہیں کی جاسکتی۔ کہ

"ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہمارے ہی کھنڈوں اور کرپانوں سے لکھا جائیگا" "ہمیں منظم ہوکر ہندوستان کے حصے بخرے کرنے والوں کے ایسے دانت کھٹے کرنے چاہئیں کہ انہیں ہماری رضامندی کے بغیر سیاسیات ہند کے میدان میں کوئی بھی قدم اٹھانے کی جرأت نہ ہو" (خیر پنجاب ۱۰ فروری)

جو قلیل التعداد لوگ کثیر التعداد اقوام کے مقابلہ میں اپنی سیاسی اہمیت اس طرح قائم کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اگر دوسری اقوام کو حسب ذیل الفاظ میں مخاطب کریں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔

"شیروں اور شغالوں کی اہمیت اگر تعداد پر ہی منحصر ہو۔ تو شیروں کے لئے جنگل میں جگہ ملنا ہی ناممکن ہو جاتے۔ ہم نے ایک بار نہیں دو بار نہیں۔ بلکہ کئی بار دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ جو کام کروڑوں نفوس پر مشتمل قوم سرانجام نہیں دے سکی۔ وہ ہم مٹھی بھر سکھوں نے بوجہ احسن سرانجام دیا۔ اور آئندہ بھی جب وقت آئیگا۔ ہندوستان کی حفاظت بیرونی دشمنوں سے اگر کوئی کرینگے تو وہ یہی مٹھی بھر ہوں گے"

ان الفاظ سے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ جن لوگوں کی "دنیا" ہندوستان نہیں بلکہ صرف پنجاب کا خطہ ہو۔ ان کا اس قوم کو شغال قرار دینا جس نے دنیا کے بہت بڑے حصہ پر سینکڑوں سال حکمرانی کی۔ اور ایسی حکمرانی کی جس کے سامنے اس وقت ساری دنیا کے حکمران سر جھکاتے ہوں ہوشمندی کا کام نہیں۔ سکھوں کے متعلق دنیا کی تاریخ میں جو کچھ ہے اس سے وہ خود بھی خوب واقف ہیں۔ پھر ان کا مسلمانوں کے منہ آنا جن کے کارناموں سے تاریخوں کے صفحے پر ہیں۔ کس قدر دیدہ دلیری ہے ؎

بے شک ہندوستان کے مسلمان اس وقت غریب ہیں مفلس ہیں۔ پراگندہ ہیں۔ منتشر ہیں۔ لیکن ان کے قلوب اس حوصلہ اور قوت سے خالی نہیں۔ جو ہر فرزند توحید کو ورثہ میں ملتی ہے۔ ان کے دلوں میں اسی شجاعت اور بہادری کی لہریں موجود ہیں۔ جس نے ان کے اسلاف کو آسمان شہرت کا تارہ بنایا تھا۔ کمی جس چیز کی ہے وہ یہ ہے۔ ان کی تنظیم نہیں۔ ان کی شیرازہ بندی نہیں۔ وہ ایک سلک میں منسلک نہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ وہ ہمیشہ اسی طرح رہیں گے۔ اور مٹھی بھر سکھوں سے "شغال" کے طعنے سن لیں گے۔ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قومی تنظیم کی ضرورت اور اہمیت محسوس کر رہے ہیں۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ اور باواز دہل کہہ سکتے ہیں۔ اس گئے گذرے وقت میں بھی شجاعت اور بہادری کے سب سے زیادہ دعوے کرنے والوں سے کسی رنگ میں دبنے والے نہیں۔ بلکہ ہر میدان میں چھٹی کا دودھ یاد دلا سکتے ہیں۔ آئندہ جب کبھی ہندوستان کی حفاظت بیرونی دشمنوں سے کرنے کا وقت آئے گا۔ اس وقت دیکھا جائے گا۔ کون لوگ حفاظت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت کیوں نہیں دیکھ لیا جاتا ہے۔ حفاظت کرنے والوں میں کن لوگوں کا زیادہ حصہ ہے۔ پنجابی مسلمانوں کے فوجی کارنامے کسے معلوم نہیں۔ اور ہندوستانی افواج میں جو حصہ پنجابی مسلمانوں کا ہے۔ اسے کون نظر انداز کر سکتا ہے۔

ہم سکھ بھائیوں سے گذارش کریں گے۔ وہ اس قسم کا طرز کلام اور طرز خطاب ترک کر دیں۔ جس سے خواہ مخواہ دوسری اقوام اور خاص کر مسلمانوں کے جذبات شجاعت اور غیرت کی تحقیر ہوتی ہو۔ سکھ بہادر ہیں۔ تو ہوں۔ مسلمان خود بہادر اور شجاع ہونے کی وجہ سے ان کی بہادری کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ بات سننے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ کہ سکھ اپنی بہادری جتانے کے لئے انہیں بزدل اور شغال کہتے پھریں۔ وہ خدا کے فضل سے شیر ہیں۔ اور ایسے شیر ہیں۔ جو سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہیں رکھتے۔ سکھوں میں اگر اسلامی تعلیم کا ایک نہایت ہی قلیل حصہ اخذ کرنے کی وجہ سے بہادری اور جرأت پیدا ہو سکی ہے۔ تو خود مسلمانوں میں ان سے کئی گنا زیادہ کیوں شجاعت اور دلیری نہیں پائی جاسکتی۔ بہتر ہو۔ سکھ اس طریق کو چھوڑ دیں۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو مسلمانوں کو اس کی کوئی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ ہاں اپنی تنظیم۔ اپنے اتحاد اور اپنی قوتوں کو صحیح طور پر خرچ کرنے کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ اور بہت جلد اپنے اتفاق و اتحاد کا وہ رنگ دکھا دینا چاہیئے۔ کہ سکھ کیا ساری دنیا ان کی قوت اور طاقت کا اعتراف کرنے لگے۔ اور یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ دنیا صدیوں تک مسلمانوں کی شوکت اور دبدبہ کا نظارہ کر چکی ہے ؎

موجودہ حکمران کابل کا اعلان

کابل کے موجودہ حکمران امیر حبیب اللہ خان نے اپنی حکومت کے متعلق جو اعلان کیا ہے - اور جو ہندوستان کے اردو انگریزی اخبارات میں شائع ہوا ہے - اس سے جہاں کئی ایک ایسی اہم باتوں کی تصدیق ہوتی ہے - جنہیں غلط اور جھوٹا پراپیگنڈا قرار دیا جاتا تھا - وہاں یہ بھی ثابت ہو گیا - امیر حبیب اللہ خاں کے متعلق جو یہ مشہور کیا گیا تھا - کہ اس نے رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے - اور اس پر بعض لوگوں نے اپنے شیدائے اسلام اور فدائے کابل ہونے کی نمائش نہایت شرمناک انداز میں کی تھی - وہ بالکل غلط اور جھوٹی بات تھی -

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اسی وقت فرما دیا تھا -

" میں جہاں تک سمجھتا ہوں - یہ خبر غلط ہے - اور محض اس لئے گھڑی گئی ہے - کہ اس شخص کے خلاف جوش پھیلایا جائے - اس لئے کہ جب امان اللہ خاں کے خلاف اس نے سوال ہی یہ اٹھایا - کہ اس نے اسلام کو مٹا دیا ہے - اور اس طرح اس نے بغاوت پر لوگوں کو آمادہ کیا تھا - تو وہ خوب جانتا تھا - کہ افغانوں میں کوئی اس قسم کی بات کرنا جس سے بادشاہ بھی مرٹ جاتا ہے - آسان کام نہیں "

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا تھا -

" میں سمجھتا ہوں جس طرح مسلمان بادشاہ نائب رسول اللہ ہونے کا دعوے کیا کرتے تھے اسی طرح اس نے کیا ہوگا "

اب یہی بات ثابت ہوئی ہے - چنانچہ خود " زمیندار " نے کابل کا " فرمان پادشاہی " شائع کرتے ہوئے جو شاہی نشان درج کیا ہے - اس پر لکھا ہے -

" امیر حبیب اللہ
خادم دین رسول اللہ "

دیانت داری کا تقاضا تو یہ تھا - کہ جن لوگوں نے اس غلط بات کی بنا پر امیر حبیب اللہ کو جی بھر کر گالیاں دی تھیں - اور ساتھ ہی اور بہت کچھ بے ہودہ سرائی کی تھی - اب اس غلطی کے پایہ تصدیق تک پہنچ جانے پر تردید کر دیتے - مگر اس کی انہیں توفیق کہاں -

بمبئی میں پٹھانوں کا شکار

بمبئی میں اکیلے دوکیلے پٹھانوں پر غضب آلود ہندوؤں نے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر جو ظلم و ستم توڑے ان سے جہاں ہندوؤں کی انتہا درجہ کی بزدلی اور کمینگی ظاہر ہوتی ہے - وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے - کہ بمبئی میں امن و امان قائم رکھنے کے ذمہ واروں اور لوگوں کی جانوں کی حفاظت کرنے کے ٹھیکیداروں نے پٹھانوں کی حفاظت کرنے میں لاپرواہی اور تساہل سے کام لیا - چنانچہ اخبار " ٹائمز آف انڈیا " (۷ ر فروری) لکھتا ہے :-

" بمبئی کی حکومت سے خاص حفاظت اور سلامتی کی توقع ان پٹھانوں کو قطعی بیجا نہ تھی - بمبئی حکومت ان کو ایک اور زبردلی بھیجتی تھی - اور اپنی سخت مشکلات میں ان سے مدد لیتی تھی - لیکن آج وہی حکومت ان کو بے رحمی کے ساتھ شکاری کتوں سے شکار ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی - اور اس وقت حفاظت و تحفظ کا اقدام کرتی ہے - جب کہ ایک درجن سے زیادہ پٹھان موت کے گھاٹ اتارے جا چکے تھے - جو کچھ بدھ کے روز ہوا - اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا تھا - کہ حکومت نے جو حفاظتی کارروائیاں کی ہیں قطعی ناکافی ہیں "

اس سے ظاہر ہے - کہ حکومت بمبئی اور پولیس بمبئی نے ہندو مفسدوں کی فتنہ انگیزی کے دوران میں سخت غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا - یہ جانتے ہوئے کہ ہزاروں ہندوؤں کے ہجوم پردیسی پٹھانوں پر حملہ آور ہونے کے لئے دیوانہ وار پھر رہے ہیں - کوئی حفاظتی تدابیر اختیار نہ کیں - یہ پولیس بمبئی کی اتنی بڑی افسوسناک حرکت ہے - جو مدت العمر مسلمانوں کو لہو کے آنسو رلاتی رہے گی -

یورپ میں ویدک دھرم کے پرچار کے ارادے

مس نینسی ملر نے خواہ کسی غرض سے ویدک دھرم قبول کیا - لیکن ہندو اسے اپنی بہت بڑی کامیابی سمجھ رہے ہیں چنانچہ اخبار پرکاش (۱۰ فروری) لکھتا ہے " رشی دیانند نے محض ٹمرکوا کھڑ دھاری بنا کر یورپ میں شدھی کی جو تحریک جاری کی تھی وہ انگوٹھی ہی نہیں لا چکی بلکہ شاخ در شاخ نکال کر ایک سایہ دار درخت بن چکی ہے جس کے نیچے بھارت کے نر ناری ہی آرام نہیں پا رہے - بلکہ اس کی شاخیں بھارت سے باہر کے دیشوں پر بھی چھا کر دیشیوں کو اپنے آرام دہ سایہ میں لینے والی ہیں - چنانچہ مس ملر کی شدھی نے ودیشیوں کو یقین دلا دیا ہے کہ ہندو دھرم کا دروازہ ادھر بیوں کیلئے بھی کھل گیا ہے "

اسی خام خیالی میں مبتلا ہو کر مس ملر کو شدھ کرنے والے شنکر آچاریہ جی کے زیر صدارت کچھ دن ہوئے بمبئی میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں طے پایا کہ ویدک دھرم کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ایک مشن قائم کیا جائے جسکی شاخیں لنڈن پیرس اور نیویارک میں ہونگی

ہمیں بہت خوشی ہوگی - اگر آریہ اس ویدک دھرم کو جسے رشی دیانند جی نے پیش کیا - دانایان یورپ کے سامنے پیش کرینگے - لیکن جس بنا پر وہ یہ ارادہ کر رہے ہیں - وہ اس قدر کمزور ہے - کہ خود ہندوؤں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور یقین نہیں آتا - آریہ اس پر یورپین لوگوں کی شدھی کی عمارت کھڑی کر سکیں گے - آریہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں - مس ملر کی شدھی ویدک دھرم کی کسی خوبی کا نتیجہ نہیں - بلکہ محض جذبات نفسانی کی اتباع کے باعث ہے - چنانچہ مشہور آریہ سماجی اخبار تیج (۸ ر فروری) صاف اور بیّن الفاظ میں معترف ہے :-

" مس ملر کی کہانی بھی کچھ کم دلچسپ نہیں ہے - پچھلی عیاشی پر پردہ ڈالنے کیلئے ازکے .... کہہ سکتے ہیں - کہ ان کی شادی دھارمک طریقہ سے ہوئی - اور بیا لکل پر سچ ہے - کہ شاردا پیٹھ کے جگت گورو شنکر آچاریہ نے اس کھلی زناکاری پر دھرم کی مہر لگا دی ہے - لیکن دھرم کے اس مذاق کو ہم نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے جس شدھی کی یہ حقیقت ہو اسے نظیر سمجھ کر اگر شدھی مشن یورپ میں جاری

مسٹر پٹیل کی ٹی پارٹی

مسٹر پٹیل پریذیڈنٹ اسمبلی نے اپنے دولت کدہ پر ٹی - پارٹی کا انتظام کر کے وائسرائے ہند کے ساتھ ہندو لیڈروں کی ملاقات کا جو انتظام کیا - وہ ہندو ہونے کے لحاظ سے ان کا اتنا بڑا کارنامہ ہے جسے ہندو بڑی قدر و وقعت کی نظر سے دیکھینگے - لیکن جہاں ہندوؤں کے لئے اس پر فخر اور ناز کرنے کا موقعہ ہے - وہاں مسلمانوں کے لئے اس میں عبرت حاصل کرنے کا بہت بڑا سامان موجود ہے - کاش کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں -

مسٹر پٹیل کی یہ ٹی پارٹی جس میں شمولیت کے لئے گاندھی جی کو بذریعہ تار بلایا گیا - اور جو انگریزوں سے عدم تعاون کے بانی مبانی ہونے کے باوجود سر کے بل چل کر اس لئے دہلی پہونچے - کہ وائسرائے ہند کے ساتھ میز پر بیٹھ کر اپنی زبان کو شاندار دعوت سے لطف اندوز کرنے کے علاوہ وائسرائے ہند سے مکالمہ کا بھی شرف حاصل کریں - محض ٹی پارٹی نہ تھی - پھر اس پارٹی کے اجزا پر نظر ڈالنے سے بھی صاف ظاہر ہو جاتا ہے - کہ انہیں خاص مقصد اور مدعا کے لئے خاص طور پر جمع کیا گیا تھا - اور وہ مدعا بحالات موجودہ نہرو رپورٹ کو کامیاب بنانے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے -

پٹیل صاحب نے گاندھی جی کو تو بلایا ہی تھا - کہ ہندوؤں کے نزدیک " مہاتما گاندھی اس وقت ہندوستان کے جمہوری بادشاہ ہیں " (ملاپ ۱۳ - فروری) پنڈت موتی لال نہرو کسی صورت میں نظر انداز ہی نہ کئے جا سکتے تھے - کہ انہی کی مرتبہ رپورٹ کو کامیاب بنانے کے لئے یہ ساری جدوجہد تھی - پنڈت مالوی جی بھی اہم شخصیت تھے - مسلمانوں کو بھی انہوں نے اپنے دسترخوان کی ریزہ چینی سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا - لیکن اس کے لئے ان کی نظر ڈاکٹر انصاری اور مسٹر جناح پر ہی پڑی - جو مسلمانان ہند کی بہت بڑی اکثریت سے علیحدہ ہو کر نہرو رپورٹ کے حامی ہیں - ان کے سوا کوئی مسلمان لیڈر انہیں اس قابل نظر نہ آیا - جو ان کی دولت سرا میں قدم رکھنے کا اہل ہوتا - اس کے لئے انہیں اس قدر بے لحاظی اور بے مروتی سے کام لینا پڑا - کہ اپنے اسمبلی کے نائب مولوی محمد یعقوب صاحب - ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی کو بھی نہ بلایا - کہ وہ نہرو رپورٹ کے حامیوں میں سے نہ تھے -

جو پارٹی اس طرح ترتیب دی گئی ہو - اس میں وائسرائے اور اعلےٰ ارکان سلطنت سے کس قسم کی گفتگو کی ہوگی - اس کا اندازہ لگا لینا کچھ مشکل نہیں - اس کے مدنظر ہندو مفاد کے سوا کچھ نہ تھا - اور انہی کے لئے اس کی ساری کوشش صرف ہوئی ہوگی - لیکن حیرت ناک امر یہ ہے - کہ وائسرائے نے ایسی پارٹی میں شامل ہونا مناسب کس طرح سمجھا - جس میں ہندوستان کی دو بڑی اقوام میں سے صرف اس قوم کے جو کثیر التعداد ہونے کی وجہ سے پہلے ہی ملک پر متصرف ہے - نمائندے شامل تھے - یا اپنی قوم کے خلاف ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے تھے - اگر ہندوستان میں ملک معظم کا قائمقام بھی ملک پر قابو یافتہ قوم کی طرف اس طرح جھک سکتا - اور قلیل التعداد مگر بڑی اہمیت رکھنے والی قوم کو نظر انداز کر سکتا ہے - تو پھر اس قوم

کی اپنے حقوق کی حفاظت اور ان کے حصول کے متعلق کس طرح اطمینان ہو سکتا ہے۔

اس اتنی بڑی فروگذاشت کے ازالہ کی ہمارے نزدیک یہی صورت ہے۔ کہ کسی مسلمان سرکردہ لیڈر کی طرف سے مثلاً مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی کی طرف سے ہی وائسرائے اور دوسرے اعلیٰ حکام کو ٹی پارٹی پر مدعو کیا جائے۔ اور اس موقعہ پر ایسے لوگوں کی ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ جو مسلمانوں کے اصلی نمائندے اور ان کے مطالبات کی صحیح طور پر ترجمانی کرنے والے ہوں۔ وائسرائے ہند کو ایسی پارٹی میں شریک ہونے سے دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ کسی بڑے سے بڑے عدم تعاونی مسلمان کو کوئی عذر ہو۔ جب عدم تعاون کے بانی گاندھی جی وائسرائے کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر گفتگو کر سکتے ہیں۔ تو کوئی اور عدم تعاونی کیوں نہیں کر سکتا۔

مسلمان لیڈروں نے اگر اب بھی عدم تعاون کی لعنت کو دور نہ کیا۔ جب کہ تمام کے تمام لیڈر سمعہ گاندھی جی کے اس کی ارتھی جمنا جی کے کنارے جلا چکے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ وہ جان بوجھ کر مسلمانوں کو تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گرا رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کو موقعہ دے رہے ہیں کہ مسلمانوں کے مطالبات سے غافل رہ کر انہیں ہندوؤں کی غلامی میں دیدے۔

اگر ہندوؤں کی طرح مسلمانوں کے قابل اور لائق نمائندے اسمبلی میں جاتے۔ جو اپنی قابلیت کا سکہ بٹھا سکتے۔ تو گورنمنٹ مسلمانوں کی بھی اسی طرح قدر کرتی جس طرح ہندوؤں کی کرتی ہے۔ مگر مسلمان عدم تعاون کو لئے بیٹھے رہے۔ اور ہندو جو اس کے موجد تھے۔ اسمبلی اور کونسلوں میں جا گھسے۔ اور اس طرح طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہیں ؞

اشارات

غیر مبایعین کے اس بے بنیاد دعوے پر کہ وہ جماعت احمدیہ کی نسبت زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔ جب کبھی ہم نے ان کے سامنے نہائت آسان اور فیصلہ کن یہ طریق پیش کیا۔ تو وہ دم بخود ہو گئے۔ کہ روز اختلاف سے لیکر آج تک جتنے لوگ ان کے گروہ میں شامل ہوئے۔ ان کی فہرست وہ پیش کر دیں۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر صرف ایک سال میں بیعت کرنے والوں کی فہرست دکھا دیں گے۔ اس سے فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ کونسے فریق نے زیادہ ترقی کی ہے ؞

کیسا آسان۔ کیسا واضح اور کیسا فیصلہ کن طریق ہے۔ مگر غیر مبایعین نے آج تک کبھی اس کی طرف رُخ نہیں کیا۔ کیوں؟ اس کی وجہ ہمیں تو پہلے دن سے ہی معلوم ہے۔ لیکن اب انہوں نے بھی خود بیان کر دی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کے نزدیک "مسلمانوں کے اندر تبلیغ احمدیت اور سلسلہ میں داخل کرنے سے پہلے نہائت ضروری کام یہ ہے۔ کہ جو اصحاب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی کماحقہٗ تنظیم کی جائے۔ ان کے صحیح اعداد و شمار بہم پہونچائے جائیں۔ ان کے اندر درس قرآن مجید کا اجرا کیا جائے۔ انہیں صوم و صلوٰۃ و دیگر ارکان و فرائض اسلام کا پابند بنایا جائے"۔ (پیغام صلح ۱۵ فروری)

مطلب یہ کہ قیامت تک ان امور میں نہ انہیں کامیابی حاصل ہو گی اور نہ "مسلمانوں کے اندر تبلیغ احمدیت اور سلسلہ میں داخل کرنے" کی توفیق انہیں ملے گی ؞

۳۱ دسمبر ۲۵ء تک ان لوگوں کی مذہبی اور اقتصادی حالت ان کے اپنے اخبار کے الفاظ میں یہ تھی:۔

"اقتصادی پہلوؤں سے ہماری حالت آج اس درجہ کو پہونچ چکی ہے کہ اس پر زیادہ دیر قائم رہنا قوم کے لئے ہلاکت کا موجب ہے۔ بلکہ ہمارا نظام قومی اور طریق کار بھی چنداں اطمینان بخش اور دیرپا نہیں۔ ہمارے باہمی تعلقات روز بروز مضبوط ہونے کی بجائے کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں وہ محبت اور اخوت جو مسیح موعود کے زمانہ میں نظر آتی تھی۔ اب موجود نہیں۔ ہماری آئندہ نسلیں دین سے بیگانہ اور سلسلہ سے عملاً الگ ہیں۔ ہماری وہ برادریاں جن کی بنیاد آبائی رشتوں اور تعلقات پر ہے ایسے رسوم و رواج میں منہمک ہیں۔ جو نہ صرف ان کی تباہی کا موجب ہیں۔ بلکہ ہمیں بھی دن بدن تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں"۔

اس سے اندازہ لگا لیا جائے۔ جب جنم دن سے لیکر ۱۳-۱۴ سال کے عرصہ تک ان لوگوں میں جن میں سے بہت سوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بھی رہنے کا موقعہ ملا تھا۔ اصلاح کی بجائے افساد پیدا ہو گیا۔ تو آئندہ ان کی اصلاح کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور جب ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ تو پھر "مسلمانوں کے اندر تبلیغ احمدیت" بھی وہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک "اس سے پہلے نہائت ضروری کام یہ ہے" کہ ان کی اپنی اصلاح ہو۔ اور جب انہوں نے ابھی تک کسی کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش ہی شروع نہیں کی۔ تو نئے داخل ہونے والوں کی تعداد کا مطالبہ وہ کس طرح پورا کر سکتے ہیں۔

سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے یہ لکھکر کہ:۔

"دوجوں (برہمن۔ کھشتری۔ ویش) میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری بار نہیں"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲)

پتی کے پتنی سے اور پتنی کے پتی سے علیحدہ ہو جانے کی کوئی صورت ہی نہیں رہنے دی۔ اور ہر ضرورت کے لئے "نیوگ" کا گر بتا دیا ہے۔ "خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو"۔ "غیر ملک میں گیا ہو"۔ "عورت بانجھ ہو"۔ "اولاد ہو کر مر جائے"۔ "لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں"۔ "عورت بدکلام بولنے والی ہو"۔ "مرد نہائت تکلیف دہندہ ہو"۔ ان سب حالتوں میں آریہ مردوں اور عورتوں کو حکم ہے۔ کہ "دوسرے مرد یا دوسری عورت سے نیوگ کریں"۔ اور یہ عمل عورت کے لئے "گیارھویں مرد"۔ اور مرد کے لئے "گیارھویں عورت" تک وسعت رکھتا ہے ؞

یہ احکام دیکر سمجھ لیا گیا تھا۔ جب ہر رنگ کی ضرورت گھر میں رہتے ہوئے پوری ہو سکتی ہو۔ اور ہر طرح کی آزادی حاصل ہو۔ تو پھر کسی "پرش" کو "استری" سے اور "استری" کو "پرش" سے منقطع ہونے کی حاجت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ اور جبکہ خاوند بیوی کے انقطاع کو اسلام نے جائز قرار دیا ہو۔ اور اس کا نام اسلام نے "طلاق" رکھا ہو۔ تو پھر کوئی وجہ ہی نہیں کہ آریہ اس کے خلاف نہ کریں۔ کیونکہ اور تو سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ اسلام نے جس چیز کو جائز رکھا ہو اسے وہ بھی قابل عمل سمجھیں ؞

یہ سب صحیح۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کیا آریوں کو اسلام کے مسئلہ طلاق کی ضد میں "نیوگ" کا سا غیرت کش عمل ایجاد کر کے ہندوؤں کو طلاق کی رسم سے باز رکھنے میں کامیابی ہوئی۔ واقعات بتاتے ہیں۔ قطعاً نہیں۔ ابھی تک ہندو مرد عورتوں سے اور ہندو عورتیں مردوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے "طلاق" کو ہی ذریعہ بنا رہی ہیں۔ ذیل کے بالکل تازہ واقعات اس کی تصدیق کے لئے پیش کئے جاتے ہیں ؞

کلکتہ کی ۱۹۔ فروری کی خبر ہے:۔

"مسٹر نگیندر ناتھ گپتا بیرسٹر اور میونسپل مجسٹریٹ کلکتہ نے

(بقیہ از اشارات)

کلکتہ ہائی کورٹ میں درخواست دی ہے۔ کہ انہیں اپنی استری کو طلاق دینے کی اجازت دی جائے کیونکہ مسز گپتا کے خلاف مسٹر تلسی چرن گوسوامی ممبر اسمبلی کے ساتھ ناجائز تعلق کا الزام ہے۔ مسز گپتا لارڈ سنہا آنجہانی کی لڑکی ہے"۔ (ملاپ ۲۱ فروری)

یہ تو "پرش" کا "استری" سے علیحدگی اختیار کرنے کا ذکر ہے۔ اب عورت کا مرد سے علیحدہ ہونے کا واقعہ بھی سن لیجئے۔

لاہور کی بھی ۱۹ فروری کی خبر ہے:۔

"ایک عورت مسماۃ کوشلیا دیوی نے پولیس میں اطلاع دی ہے۔ کہ میں نے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا ہے اور میں دوسری شادی کرنی چاہتی ہوں۔ پولیس نے اس عورت کو چوہدری روشن لعل صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے اس کے بیانات قلمبند کرنے کے بعد اس کو اجازت دیدی کہ وہ دوسری شادی کر سکتی ہے۔"

کیا آریہ صاحبان اس قسم کے واقعات کی موجودگی میں بھی تسلیم نہ کرینگے۔ کہ ان کے سوامی نے نیوگ کا حکم دیکر جو یہ سمجھا تھا۔ کہ اب طلاق کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہی درست نہ تھا۔ اور ان کا پیش کردہ طریق ناقابل عمل اور ناقابل برداشت ہے۔ اصل علاج وہی ہے جو اسلام نے بتایا اور غیر مسلم بھی وقت پڑنے پر

موجب ضرورتاً انہیں کو کرنا اور اسی سے فائدہ اٹھاتے ہیں

کلکتہ میں مختلف مذاہب کی پارلیمنٹ

نمائندگان جماعت احمدیہ کی شرکت

چند دن ہوئے کلکتہ میں مختلف مذاہب کی پارلیمنٹ منعقد ہوئی تھی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان بھی شریک تھے۔ اس کی مختصر روئداد سید کریم بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ نے انگریزی میں لکھ کر ارسال فرمائی ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔ (ایڈیٹر)

مذاہب کی ایک پارلیمنٹ جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ہندوستان میں ایک نئی چیز ہے۔ ۲۷ - ۲۸ - جنوری ۱۹۲۹ء کو کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں باہتمام برہمو سماج منعقد ہوئی مختلف مذاہب کے نمائندے دنیا کے تمام حصوں سے مدعو تھے۔

پہلا اجلاس ۲۷ جنوری کو ساڑھے آٹھ بجے صبح زیر صدارت ڈاکٹر رابندرا ناتھ صاحب ٹیگور منعقد ہوا۔ مجمع بہت زیادہ تھا۔ اور ہندوستان کے تمام تاریخی مذاہب کے نمائندوں کی ایک معقول تعداد موجود تھی۔ پارلیمنٹ کا افتتاح ایک ویدک گیت سے ہوا:۔

اپنا افتتاحی مضمون پڑھنے کے بعد ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور نے علالت طبع کے باعث ڈاکٹر ڈرمنڈ کے لئے کرسی صدارت خالی کر دی۔ اور ڈاکٹر ڈرمنڈ نے کارروائی شروع کی۔ اس دن زیر بحث مسئلہ یہ تھا کہ

"موجودہ سوسائٹی کی مذہب سے بے اعتنائی کا مقابلہ کس طرح کیا جائے!"

ڈاکٹر ار کوہاٹ۔ ڈاکٹر سنمٹو۔ رتھ آف امریکہ اور مسٹر ہرمیندرا ناتھ دت کی طرف سے خوشنودی کے خطوط پڑھے جانے کے بعد مہا مہو اپدھیا پنڈت پریم ناتھ تارک بھوشن وغیرہم صاحبان کے مضامین پڑھے گئے۔ اس کے بعد مسٹر دولت احمد خاں صاحب بی۔ ایل ایڈیٹر رسالہ "احمدی" سے جو جناب مفتی محمد صادق صاحب کے قائم مقام تھے مضمون پڑھنے کی درخواست کی گئی۔ مضمون نہایت عمدگی اور دل نشین طرز میں لکھا ہوا تھا۔ جس کا سامعین کے دلوں پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ساڑھے گیارہ بجے جبکہ ابھی صرف دو تین مضامین ہی پڑھے گئے تھے۔ اجلاس دو بجے تک کے لئے برخواست کر دیا گیا۔ دو بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اور پنڈت پریم ناتھ تارک بھوشن صدر قرار پائے۔ مولوی عبد القادر صاحب ایم۔ اے مولوی فاضل۔ احمدی۔ پروفیسر اسلامیہ کالج نے تلاوت قرآن کریم کی۔ آپ نے سورہ فرقان سے ایک رکوع پڑھا۔ جسے تمام مذاہب کے لوگوں نے نہایت شوق سے سنا۔ پریذیڈنٹ کی اجازت سے اس رکوع کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ایس ایم برنا۔ مولوی عبد الکریم۔ مسنر ووڈ اوس آف شکاگو۔ مسٹر بپن چندر پال کے مضامین پڑھے گئے۔

اس دن کی کارروائی پانچ بجے ختم ہو گئی:۔

پارلیمنٹ کا تیسرا اجلاس سوموار ۲۸ - جنوری کو چار بجے شام منعقد ہوا۔ ڈاکٹر ایف سی۔ ساؤتھ ورتھ پریذیڈنٹ میڈول تھیالوجیکل سکول شکاگو صدر قرار پائے۔ مجمع بہت تھا۔ مضمون زیر بحث "امن عالم اور عالمگیر اخوت کی ترقی" تھا۔ سب سے پہلے صاحب صدر نے تمام نمائندگان کا شکریہ ادا کیا۔ اور پارلیمنٹ کے انعقاد کی اغراض کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔ اس کا مقصد دنیا میں امن کا قیام اور ارتقاء نسل انسانی ہے۔ اس کے بعد آپ نے مختلف لوگوں کی طرف سے جن میں ڈاکٹر اینی بیسنٹ بھی شامل ہیں۔ پارلیمنٹ کے مقاصد سے اظہار ہمدردی اور خواہش کامیابی کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ڈاکٹر ڈرمنڈ سیکرٹری انٹرنیشنل کانگرس آف یورپ نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

"دنیا کے بڑے بڑے مختلف مذاہب کے نمائندوں کی یہ میٹنگ یقین رکھتی ہے۔ کہ بنی نوع انسان میں جنگ و جدال تمام مذاہب کی اعلےٰ تعلیمات کے منافی ہے۔ یہ تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے مردوں اور عورتوں سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں مذہبی تعلیم کے اس حصہ کی اشاعت پر بہت زور دیں۔ جس میں تمام انسانوں کو خدا تعالےٰ کی مخلوق ہونے کے باعث بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس طرح دنیا میں امن اور اتحاد بین الاقوام کی مضبوط بنیاد قائم کریں":۔

اس ریزولیوشن کی تائید میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی طرف سے مضمون پڑھے گئے۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب ایم۔ اے نے احمدی جماعت کے نقطہ نگاہ سے جس کے وہ نمائندہ تھے۔ اس موضوع پر اظہار خیالات کیا۔ آپ نے اسلامی تعلیمات کے ضمن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعلیم کی طرف بھی اشارہ کیا۔ جس کا مقصد مساوات اور اخوت انسانی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ دنیا میں اسلامی اصول کی تعلیم و ترویج بین الاقوامی نزاع اور فساد کے لئے یقیناً ممنوع ہم کا کام دیگی اور ہمدردانہ جذبات کے پیدا کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گی۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مشتبہ الفاظ میں اخوت انسانی کی تعلیم دی ہے:۔

یہ ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ اور پارلیمنٹ مذاہب کا یہ اجلاس صاحب صدر، لیکچرار۔ ڈیلی گیٹس اور وزیٹروں کے لئے شکریہ کا ووٹ پاس ہونے کے بعد ختم ہوا:۔

پارلیمنٹ ترتیب دینے والوں نے اگلے دن بیرونی ڈیلیگیٹس سے ملاقات کرنے کی غرض سے ایک "ایٹ ہوم" کا انتظام کیا۔ جناب حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ مسٹر دولت احمد خاں صاحب بی۔ ایل۔ ایڈیٹر "احمدی" اور چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے نمائندگان جماعت احمدیہ "ایٹ ہوم" میں مدعو تھے۔ وہاں انہیں مختلف مذاہب کے نمائندگان سے ملنے اور گفتگو کرنے کا اچھا موقعہ مل گیا۔ بعض نے ان دونوں مضامین کی جو احمدیوں کی طرف سے پارلیمنٹ میں پڑھے گئے، بہت تعریف کی:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ان لوگوں تک پہنچایا گیا۔ اور وہ تمام احمدیوں کی وسعت اخلاق سے محظوظ ہوئے غرض مذاہب کی پارلیمنٹ منعقدہ کلکتہ بہت کامیاب رہی۔ اور اس کامیابی کے لئے برہمو سماج مستحق مبارکباد ہے:۔

کھلی چٹھی

بنام

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

مولوی صاحب! آپ کو یاد ہو گا۔ آپ نے اخبار اہلحدیث ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں ایک مضمون بعنوان "خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی" شائع کر کے جواب کے لئے چار صد روپیہ کا انعام بھی مشتہر کیا تھا جس کے جواب میں خاکسار نے "الفضل" ۲۰ جولائی میں "اہلحدیث کے دعوے ہمہ دانی کی حقیقت" کے عنوان سے آپ کی مغالطہ دہی کا اظہار کیا۔ آپ نے "اہلحدیث" ۱۰ - اگست ۱۹۲۸ء میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی۔ جس پر خاکسار نے ایک مفصل مضمون بعنوان "ہزیمت خوردہ اہلحدیث کے پیچ و تاب" الفضل ۱۱ ستمبر میں شائع کرایا۔ آپ نے طویل خاموشی کے بعد ۲ - نومبر کے "اہلحدیث" میں صرف تفریح منصت کے لئے ایک عذر لنگ پیش کیا جس کے متعلق الفضل ۲۰ - نومبر ۱۹۲۸ء میں "مولوی ثناء اللہ صاحب کی مذبوحی حرکات" کے ماتحت کافی و شافی لکھا جا چکا ہے۔ اس وقت سے آپ ایسے خاموش ہیں۔ کہ "گوئی مرده اند"

خاکسار نے آپ کو ۸ - دسمبر ۱۹۲۸ء کو دہلی میں زبانی بھی توجہ دلائی۔ کہ آپ بہت جلد اس کا فیصلہ کریں۔ مگر آپ کی مہر خاموشی ٹوٹنے میں نہیں آتی۔ نہ آپ صداقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور نہ ہی حسب وعدہ منصفوں سے فیصلہ کراتے ہیں۔ لہٰذا میں اب اس کھلی چٹھی کے ذریعہ آپ سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ آپ بہت جلد مقررہ انعام ادا کریں۔ اور اگر آپ کو انعام کی عدم ادائیگی کے لئے قانونی یا اخلاقی طور پر کوئی معقول وجہ نظر آتی ہے۔ تو وہ پیش کریں۔ وہ تہ یاد رہے۔ گویا یہ آپ کے دعویٰ ہمہ دانی کی حقیقت کھل چکی ہے۔ بہر حال میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں:۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل۔ قادیان

مولوی محمد علی صاحب خود تیار کردہ الجھن میں

رسول کریم صلعم کے بعد غیر شرعی امتی نبی آسکتا ہے یا نہیں

چند دن ہوئے - میں نے ایک مکتوب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں تحریر کیا تھا - جس کا مطلب یہ تھا کہ جناب ریویو کی ایڈیٹری کے زمانہ میں یہ بات تسلیم کرتے تھے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ ہیں - لیکن اب اس کا انکار کرتے ہیں - ایسی حالت میں آپ کی اس قسم کی تحریروں کا کیا مطلب سمجھا جائے کہ :-

"(۱) یہ (سلسلہ عالیہ احمدیہ) اعتقاد رکھتا ہے - کہ کوئی نبی پرانا ہو یا نیا - آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدون آپ کے واسطہ سے مل سکتی ہو"

(۲) "اب بھی ایسے ہی (برکات نبوت) حاصل ہو سکتے ہیں - جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے - مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا"

مجھے اس کے جواب میں دو کتابیں ارسال کی گئیں - جن کے مطالعہ کے بعد مولوی صاحب سے کچھ پوچھنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ ان کی طرف سے ایک پرچہ اخبار پیغام صلح ۲۹ جنوری ۱۹۲۹ء کا موصول ہوا جسے پڑھکر افسوس سے کہنا پڑا - کہ میرے خط کی طرف توجہ ہی نہیں کی گئی - میرا اصل سوال تو یہ تھا - کہ مولوی صاحب اپنی تحریروں میں تسلیم کر چکے ہیں - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے - اور برکات نبوت جیسے پہلے حاصل ہوتے تھے - اب بھی ویسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں - لیکن وہ نبی بالواسطہ ہو گا - نہ کہ براہ راست - اور وہ برکات نبوت جو براہ راست حاصل ہوتے تھے - اب بدون واسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہ ہوں گے - بلکہ آپ کی اتباع کی برکت سے حاصل ہوں گے - اور وہ نبی اللہ غیر تشریعی ہو گا نہ کہ شارع - مگر اب اس سے کیوں انکار کیا جاتا ہے - انکار ہی نہیں - بلکہ اسپر نہایت اصرار کیا جاتا ہے - اور بزور لکھا جاتا ہے - "آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا" "نبوت تشریعی و غیر تشریعی دونوں یکساں بند ہیں" کون مان سکتا ہے یہ متناقض باتیں نہیں - اگر مولوی صاحب یہ کہیں - کہ نبی کو اس وقت محدث کے ہم معنی سمجھا جاتا تھا - اور اسی کے مطابق تمام تحریریں لکھی جاتی تھیں - تو یہ قطعاً غلط ہے - کیونکہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ لکھا ہوا موجود تھا کہ "اگر خدا تعالے سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اُسے پکارا جائے - اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے - تو میں کہتا ہوں - کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب کے نہیں" اور ناممکن تھا کہ اس کے خلاف عمل میں لایا جاتا -

اب دو باتوں کے بغیر چارہ نہیں یا تو مولوی صاحب یہ کہدیں کہ میں نے یہ دونوں عبارتیں (منجملہ کئی اور عبارات کے) لکھی ہی نہیں اور یونہی میری طرف منسوب کی گئی ہیں - یا یہ کہیں - کہ پہلے مجھ پر حقیقت منکشف نہ ہوئی تھی - اب اس مسئلہ کے متعلق درست راہ معلوم ہوئی ہے - اس لئے اعلان کرتا ہوں کہ میری تمام سابقہ تحریریں کالعدم سمجھی جائیں - ان دو صورتوں کے علاوہ اور کوئی تیسری صورت ہے ہی نہیں ❊

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت کو پیش کرنا کہ "چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں - یا نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے - اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالے سے تعلق رکھتے ہیں - اس سے ہوشیار رہنا چاہیئے - کہ اس جگہ بھی یہ معنے نہ سمجھ لیں" مولوی صاحب کے حق میں کچھ بھی مفید نہیں - کیونکہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں - کہ یہی اصطلاح قرآن شریف کی ہے اور یہی اصطلاح خدا تعالے کی - اگر اسلام کی اصطلاح سے خدا تعالیٰ کی اصطلاح اور قرآن کریم کی اصطلاح مراد ہوتی - تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز ہرگز اس کے خلاف خدا تعالیٰ اور قرآن کریم کی کوئی دوسری اصطلاح تحریر نہ فرماتے - حالانکہ آپ نے صاف طور پر تحریر فرمایا ہے "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے - بالضرور اسپر مطابق آیت فلا یظہر علےٰ غیبہٖ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا - خدا کی یہ اصطلاح ہے - جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے - یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں" چشمہ معرفت ۳۲۵

جب خدا تعالے کی یہ اصطلاح ہوئی - تو صاف ظاہر ہے اسلام کی اصطلاح سے مراد عام علماء اسلام کی اصطلاح ہے -

کہا جا سکتا ہے علمائے اسلام کی اصطلاح قرآن شریف کی اصطلاح کے کس طرح خلاف ہو سکتی ہے - اس کے جواب میں صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ بموجب لکل ان یصطلح - اس میں کچھ ہرج نہیں - اس کی موٹی مثال پیش کرتا ہوں - قرآن کریم میں لفظ ذوی الارحام کو اللہ تعالیٰ نے عام رشتہ داروں کے لئے استعمال کیا ہے - جیسے فرمایا -

واولوالارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ (انفال ع)

اور کسی رشتہ دار کو مخصوص نہیں کیا - لیکن علمائے اسلام نے اس لفظ کو ان نسبی رشتہ داروں سے جو ذوی الفرائض اور عصبہ نہیں - مخصوص کیا ہے - پس قرآن کریم کی اصطلاح اور ہے - اور علمائے اسلام یا بالفاظ دیگر اسلام کی اصطلاح اور ہے -

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں یہ فرمایا ہے - کہ علمائے اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول اسے کہتے ہیں - جو شریعت لائے - یا کم از کم شریعت سابقہ کے کسی حکم کا ناسخ ہو یا براہ راست ہو - اور چونکہ ان شرائط میں سے مجھ میں ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی - اس لئے میں اس اصطلاح کے مطابق بے شک نبی نہیں ہوں - لیکن اس قسم کا نبی نہ ہونے سے کہیں یہ گمان نہ کر لیا جائے - کہ میں نبی ہی نہیں - کیونکہ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی - نبی کے معنے صرف یہ ہیں - کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو - اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو - شریعت کا لانا ضروری نہیں - اور نہ یہ ضروری ہے - کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

پس اگرچہ میں شارع اور براہ راست نبی نہیں - تو اس سے میری نبوت کی نفی نہیں ہو سکتی - کیونکہ نبی کے لئے شارع یا براہ راست ہونا شرط نہیں - میں غیر تشریعی اُمتی نبی ہوں - اور اسی کے ثبوت میں حضور نے قرآن کی اصطلاح - تمام نبیوں کی اصطلاح اور خدا تعالے کی اصطلاح کو پیش فرمایا ہے ❊

غرض جہاں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت سے انکار کیا ہے - صرف علمائے اسلام کی اصطلاح کو مدنظر رکھ کر انکار کیا ہے - اور جہاں اپنی نبوت کا اقرار کیا ہے - وہاں خدا تعالے کی اصطلاح اور تمام نبیوں کی اصطلاح اور قرآن کریم کی اصطلاح کو مدنظر رکھکر اقرار کیا ہے - چنانچہ فرماتے ہیں "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے بلحاظ ان معنوں سے کیا ہے - کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں - مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں - مگر بغیر کسی جدید شریعت کے - اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا - بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا - سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا" غلطی کا ازالہ صد۲

پس جبکہ مسیح موعود علیہ السلام کی مستقل تحریروں سے اور مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد غیر تشریعی امتی نبی آسکتا ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے - تو پھر مولوی صاحب اب اس نبوت کا انکار کرنے میں ہرگز حق بجانب نہیں ہو سکتے - اور میرا سوال تاحال قائم ہے - کہ غیر شرعی امتی نبی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آسکتا ہے یا نہیں - اگر نہیں آسکتا تو مہربانی فرما کر مندرجہ بالا ...

رمضان المبارک میں کم ازکم ایک کمزوری دُور کرلو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:۔ رمضان المبارک بُری عادات کے چھوڑنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اس لئے کہ اس میں بہت سی عادات اور چیزیں ویسے ہی چھوڑنی پڑتی ہیں۔ پس انسان جہاں بہت سی جائز باتوں کو رمضان میں خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ وہاں کسی برائی کا چھوڑنا اس کے لئے بہت آسان ہے۔ ہماری جماعت کو چونکہ ہر قسم کی نیکیوں میں ممتاز ہونا چاہئے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ لوگ ہماری ہر حرکت وسکون کو بغور دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے اعمال پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تقوےٰ طہارت میں اپنے آپ کو مکمل بنانا چاہئے۔ اور اسلامی تعلیم کا پورا نمونہ ہونا چاہئے۔ پس کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جن کی زندگی میں پھر رمضان المبارک آیا۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے اپنی کمزوریوں کو چھوڑنے کا موقعہ ملا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے قبولیت کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور سماء الدنیا پر آکر اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنا محاسبہ کرے۔ اور کم ازکم ایک کمزوری کو بکلی ترک کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے عہد کرے کہ وہ آئندہ اس کا مرتکب نہیں ہوگا۔

کشتی نوح کا حصہ تعلیم رمضان شریف میں بار بار ہر جگہ پڑھا جائے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ نیز ان دنوں کو عبادتوں کے لئے مخصوص کرنا چاہئے۔ اور کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اس امر کا التزام کیا جائے۔ کہ سلسلہ کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعائیں کثرت سے کی جائیں۔

اسی طرح میں اس پاک موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے لوگ جو اپنے کسی بھائی سے کسی وجہ سے ناراض ہوں۔ انہیں اپنے دل سے تمام رنج اور کدورتیں دور کر دینی چاہئیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مسلمان کو مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض نہیں رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں پیچھے ہوکر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ پس چاہئے۔ کہ ہم اس مہینہ میں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے رنجشوں سے پاک ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

عبدالرحیم درد ناظر تعلیم وتربیت قادیان

خدمت اسلام کیلئے وقف کنندگان زندگی کی ضرورت

میں نے جنوری کے آخری عشرہ میں اخبار الفضل کی متواتر تین اشاعتوں کے ذریعہ سے اعلان کیا تھا۔ کہ خدمت اسلام کے لئے چھ سات وقف کنندگان زندگی کی ضرورت ہے۔ جو گریجوائٹ یا انڈر گریجوائٹ ہوں۔ لیکن اس وقت تک صرف دو درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ لہٰذا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چار پانچ اور درخواستوں کی ابھی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے گریجوائٹ یا انڈر گریجوائٹ مخلص نوجوان جنہیں اس وقت تک باقاعدہ طور پر خدمت اسلام کے لئے موقعہ نہیں ملا۔ اپنے آپ کو پیش کریں۔ جن احباب نے پہلے ہی اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک ان سے کوئی خدمت نہیں لی گئی۔ وہ بھی درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ مگر ایسے احباب کو صراحت سے لکھنا ہوگا۔ کہ وہ پہلے ہی وقف شدہ ہیں۔ درخواست کنندگان اپنی عمر۔ علمی قابلیت کے علاوہ یہ بھی لکھیں کہ وہ اس وقت کیا کام کرتے ہیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان

سالانہ تبلیغی رپورٹیں مطلوب ہیں

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آرہا ہے۔ اور ۱۵۔ مارچ تک میں نے صیغہ دعوت وتبلیغ کی رپورٹ تیار کرنی ہے۔ لہٰذا جماعت ہائے احمدیہ کے سکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں التماس ہے کہ بہت جلد مختصر سالانہ رپورٹیں روانہ کر دیں۔ ۵۔ مارچ تک کی موصول شدہ رپورٹوں کا خلاصہ میں اپنی رپورٹ میں دے سکونگا۔ بعد کی موصول شدہ رپورٹوں کا ذکر اگر میری رپورٹ میں نہ آسکے۔ تو میں اُمید کرتا ہوں۔ مجھے معذور سمجھا جائیگا۔ احباب فوراً توجہ فرمائیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

الفضل کے وی پی

خریداران الفضل کو اطلاع ہو۔ کہ مارچ کے پہلے ہفتے کا پرچہ ان اصحاب کے نام وی۔ پی ہوگا۔ جن کا چندہ سالانہ یکم فروری سے لے کر ۱۵۔ مارچ تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔

مجھے امید ہے۔ کہ ایک وی۔ پی بھی بصیغہ انکاری واپس نہیں کیا جائے گا۔ یہ اعلان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ جن کے وی۔ پی انکاری آتے ہیں۔ ان کے نام پرچہ تا وصولی قیمت امانت۔ میں رکھا جاتا ہے۔

ہر مہینے دوستوں کی معمولی سہل انگاری سے ایک کافی تعداد خریداران کی کم ہوجاتی ہے۔ اگر بروقت امداد کی جائے۔ تو الفضل کی اشاعت میں بہت ترقی ہوسکتی ہے جس سے ہمیں موقعہ مل سکتا ہے۔ کہ ترقی کی جانب قدم بڑھائیں۔ مینیجر الفضل قادیان

سن رائز قادیان

جن احباب کو سن رائز پہونچتا ہے۔ وہ تو ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ سن رائز کا کاغذ نہائت اعلیٰ سفید براق کر دیا گیا ہے۔ اور اب ایسے پریس میں چھپوایا جاتا ہے جس کا ٹائپ بہت خوبصورت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ اور مضامین وانگریزی زبان کے لحاظ سے بھی اس کی تعریف ہو رہی ہے۔ دوسرے اصحاب نمونہ مفت منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔

پس اب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہمارے احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ اس کی اشاعت کو ۵ ہزار تک پہونچائیں۔ تاکہ یہ مفید انگریزی اخبار اپنا خرچ آپ نکال سکے۔ طلباء کے لئے ایک روپیہ اور عام طور سے دو روپے ایسی قیمت نہیں۔ جس سے معمولی اخراجات بھی پورے ہوسکیں۔ سوائے اس کے کہ اس کی اشاعت پانچ ہزار تک پہونچائی جائے۔ پس احباب ہمت سے کام لیں۔ کوئی سکول، کوئی لائبریری سن رائز سے خالی نہ رہے۔ ہر انگریزی دان کے ہاتھ میں یہ پرچہ نظر آئے۔ رہیں ایسے احباب کے اسماء گرامی نہائت شکریہ کے ساتھ شائع کرسکوں گا۔

مینیجر سن رائز قادیان

بے روزگاروں کو مژدہ

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب احمدی انچارج انڈسٹریل کلاس مڈل سکول ننکانہ صاحب نے اپنے تیار کردہ دیسی صابن۔ خوشبودار تیل اور دانتوں کا منجن کے نمونے ہمارے پاس بھیجے ہیں۔ جو بہت اچھے ہیں۔ صاحب موصوف ہر احمدی بھائی کو ان کے بنانے کے طریق مفت سکھانے کے لئے تیار ہیں۔ جو اصحاب اس قسم کا کاروبار کرکے ذریعہ معاش پیدا کرنا چاہیں۔ وہ ان سے مندرجہ بالا پتہ پر خط وکتابت کریں۔ اُن کے علاوہ اور بھی کئی اشیاء بنانا وہ سکھا سکتے ہیں۔

اپنے ضرورت مند بھائیوں کی امداد کا یہ جذبہ بہت ہی قابل تعریف اور لائق ستائش ہے۔ اگر یہ وسعت اختیار کرے تو بہت مفید اور احمدی جماعت کی مالی حالت کی تقویت کا باعث ہوسکتا ہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء پر بیعت احمدیت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

۳۲۳ مسمات کرماں اہلیہ نظام الدین صاحب۔ ریاست نابھہ
۳۲۴ مسمات نانکی صاحبہ۔ ریاست نابھہ
۳۲۵ چوہدری خاں صاحب ضلع جہلم
۳۲۶ مولوی عبدالقدوس صاحب چھاؤنی نوشہرہ
۳۲۷ میاں علم الدین صاحب جموں سٹیٹ
۳۲۸ فیض اللہ خانصاحب ضلع گوجرات
۳۲۹ فضل الٰہی صاحب ر ر
۳۳۰ محمد الدین صاحب ضلع گورداسپور
۳۳۱ احمد علی صاحب ر ر
۳۳۲ محمد شفیع صاحب ر ر
۳۳۳ اصغر علی صاحب ر ر
۳۳۴ جعفر صاحب ر ر
۳۳۵ شہاب الدین صاحب ر ر
۳۳۶ مہتاب الدین صاحب ر ر
۳۳۷ غلام رسول صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۳۸ ناظر خاں صاحب ضلع گورداسپور
۳۳۹ فقیر حسین صاحب ر ر
۳۴۰ شاہ سوار صاحب ر ر
۳۴۱ مہدی حسین شاہ صاحب ر ر
۳۴۲ محمد الدین صاحب ر ر
۳۴۳ چوہدری ناظر خاں صاحب ر ر
۳۴۴ محمد صادق صاحب ر ر
۳۴۵ حفیظہ بی بی بنت فضل احمد صاحب ر ر
۳۴۶ عصمت بی بی ر ر ر ر
۳۴۷ عبدالواحد صاحب ڈرائیور ضلع جلپاگوری
۳۴۸ سید احمد صاحب ضلع شاہ پور
۳۴۹ زینب بی بی صاحبہ ر شیخوپورہ
۳۵۰ عبدالقدیر صاحب فیروزپور
۳۵۱ مبارک اللہ صاحب ضلع رائے بریلی
۳۵۲ نبی بخش صاحب ریاست کپورتھلہ
۳۵۳ علی محمد صاحب کمہار متعلم قادیان
۳۵۴ سید مصطفیٰ علی صاحب ضلع میمن سنگھ۔ بنگال
۳۵۵ ابراہیم صاحب ضلع امرت سر
۳۵۶ غلام نبی صاحب ضلع ہوشیارپور
۳۵۷ میاں منظور احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۵۸ عائشہ بیگم صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۳۵۹ حاکم الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۶۰ کریم بی بی اہلیہ حاکم الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۶۱ چراغ الدین صاحب ر ر
۳۶۲ سردار محمد ر ر ر
۳۶۳ شکر الدین ر ر ر
۳۶۴ سردار بی بی دختر حاکم الدین ر ر
۳۶۵ حسین بی بی اہلیہ چراغدین ر ر
۳۶۶ ودھاوا صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۶۷ دین محمد صاحب ر ر
۳۶۸ سردار بی بی صاحبہ ر ر
۳۶۹ طالع بی بی صاحبہ ر ر
۳۷۰ برکت بی بی صاحبہ ر ر
۳۷۱ عنایت اللہ صاحب ر ر
۳۷۲ محمد عمر صاحب ضلع گورداسپور
۳۷۳ دوست محمد صاحب ر ر
۳۷۴ محمد نواز صاحب ر ر
۳۷۵ زینب بی بی صاحبہ ر ر
۳۷۶ عائشہ بی بی صاحبہ ر ر
۳۷۷ محمد لطیف صاحب ر ر
۳۷۸ محمد اسحاق صاحب ر ر
۳۷۹ خدیجہ بی بی دختر عبدالقادر ر ر
۳۸۰ صدیق محمد صاحب ر ر
۳۸۱ فاطمہ بی بی دختر اللہ دتا ر ر
۳۸۲ رشید بی بی ر ر ر ر
۳۸۳ سید عبدالوحید صاحب مونگھیر
۳۸۴ والدہ سید عبدالوحید صاحب ر
۳۸۵ تاج الدین صاحب ضلع منٹگمری
۳۸۶ محمد حیات صاحب ضلع جہلم
۳۸۷ اختر الدین صاحب جل پائی گوری بنگال
۳۸۸ کریم اللہ صاحب بہاولپور سٹیٹ
۳۸۹ عبدالقیوم صاحب نئی دہلی
۳۹۰ محمد عالم صاحب ضلع ہزارہ
۳۹۱ فتح خاں صاحب چھاؤنی انبالہ
۳۹۲ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ فیروز الدین صاحب قصور
۳۹۳ عبدالقدوس صاحب ضلع لاہور
۳۹۴ میراں بخش صاحب ر ر
۳۹۵ حمید خاں صاحب ر کٹک
۳۹۶ غلام فاطمہ زوجہ منشی رحمت علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۹۷ والدہ محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپور شہر
۳۹۸ شیخ غلام رسول صاحب ضلع گورداسپور
۳۹۹ میاں فضل احمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۴۰۰ عبدالواحد صاحب ضلع ہزارہ
۴۰۱ امام الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۰۲ نور محمد صاحب ضلع جالندھر
۴۰۳ منشی فیروز خاں صاحب ضلع راولپنڈی
۴۰۴ ابہر صاحب لگھیانہ
۴۰۵ سید یوسف ابن سید محمد الجیلانی بغداد
۴۰۶ عبدالکریم صاحب سابق بسارام کھتری ضلع لاہور
۴۰۷ منشی محمد شفیع صاحب لائل پور
۴۰۸ ماہر بنت احمد صاحب جدہ
۴۰۹ بابو محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار لوئر برما
۴۱۰ فضل الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۱۱ اللہ دتا صاحب ر ر
۴۱۲ ننھے خاں صاحب ر ر
۴۱۳ احمد علی صاحب بھیر وچیچی ر گورداسپور
۴۱۴ اللہ دتا صاحب ر ر ر
۴۱۵ عنایت محمد صاحب ر ر ر
۴۱۶ خورشید محمد صاحب ر ر ر
۴۱۷ عبدالعزیز صاحب ر ر ر
۴۱۸ بشیر احمد صاحب ر ر ر
۴۱۹ نبی بخش صاحب ر ر ر
۴۲۰ احمد علی صاحب ر ر ر
۴۲۱ فضل دین صاحب ر ر ر
۴۲۲ رحمت اللہ صاحب ر ر ر
۴۲۳ ظہور الحق صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۲۴ بابو غلام محی الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۲۵ صوفی محمد اسماعیل صاحب سرینگر۔ کشمیر
۴۲۶ بابو بشیر احمد صاحب فورٹ لاکہارٹ
۴۲۷ امام بی بی زوجہ کریم بخش صاحب ضلع لائلپور
۴۲۸ رحیم بی بی زوجہ عنایت اللہ ر ر ر
۴۲۹ ماسٹر محمد اکرام صاحب ضلع شاہ پور
۴۳۰ من بھری والدہ مختار احمد صاحب ضلع لائلپور
۴۳۱ اللہ رکھا صاحب ریاست بہاولپور
۴۳۲ رابعہ بی بی صاحبہ ر ر
۴۳۳ اللہ دتا صاحب ضلع اٹک
۴۳۴ فضل الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۳۵ علم الدین صاحب ریاست پٹیالہ
۴۳۶ رمضانن صاحبہ ر ر
۴۳۷ بشیر احمد صاحب ر ر
۴۳۸ مریم صاحبہ اہلیہ اللہ دیا صاحب ر
۴۳۹ غلام محمد صاحب پشاور
۴۴۰ اللہ دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۴۱ عبدالقادر صاحب ر بردوان
۴۴۲ جھنڈو بنت محمد بخش صاحب ریاست کپورتھلہ
۴۴۳ کرسنے زوجہ کمال دین صاحب ر ر
۴۴۴ کمال الدین صاحب ر ر
۴۴۵ ملک سردار علی صاحب امرت سر
۴۴۶ میاں شکر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۴۷ میاں داد خاں صاحب ر ر
۴۴۸ میاں منظور احمد خانصاحب ر سیالکوٹ
۴۴۹ شیخ رلدو دوکاندار ر ر
۴۵۰ نور محمد صاحب ضلع بردوان
۴۵۱ بی بی گلستان صاحبہ پشاور شہر
۴۵۲ والدہ صاحبہ میاں فضل دین صاحب ضلع گورداسپور
۴۵۳ میاں عبدالغفور صاحب ضلع جالندھر
۴۵۴ کرم الدین صاحب آرائیں ر امرت سر
۴۵۵ محمد خاں صاحب ضلع شاہ پور
۴۵۶ والدہ صاحبہ منشی فتح الدین صاحب ضلع جالندھر
۴۵۷ سید محمد نعیب شاہ صاحب گورداسپور
۴۵۸ عمراں بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب ضلع لائلپور
۴۵۹ محمد حنیف خانصاحب الہ آباد
۴۶۰ غلام حسین صاحب ضلع جہلم
۴۶۱ غلام رسول صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۶۲ شیخ محمد شفیع صاحب ضلع سیالکوٹ

باقی

ضرورت

۱- ایک ٹرینڈ سینیئر ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہے۔
۲- ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی جو انگریزی اور ریاضی ہائی کلاسز کو پڑھا سکے۔
۳- ایک بی اے۔ بی۔ ٹی کی جو انگریزی اور جنرل نالج ہائی کلاسز اور مڈل کلاسز کو پڑھا سکے۔ تنخواہیں معقول بمع پراویڈنٹ فنڈ درخواستیں بمع نقول سندات و سرٹیفکیٹ دفتر ہذا میں آنی چاہئیں۔
عمر اور تجربہ کی تصریح ضروری ہے۔
عبدالرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

"الفضل" کے فائل مفت

الفضل جلد ۷ - ۸ - ۹ کے مکمل فائل اور چند ایک دیگر جلدوں کے نامکمل فائل میرے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی احمدی کو لائبریری کیلئے ضرورت ہو۔ تو بلاقیمت مذکورہ فائل دیئے جاسکتے ہیں۔ اقبال محمد خاں احمدی چوک قاضی شاہ عبداللہ [illegible]

وصیتیں

وصیت ۲۸۵۳ - میں اقبال بیگم زوجہ ملک غلام نبی صاحب ککے زئی عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد اس وقت مالیتی زیور ۳۷ روپیہ کا ہے - اور مہر صمار روپیہ کا ہے - جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں - کہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد اقبال بیگم موصیہ گواہ شد رحمت اللہ شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل - گواہ شد ملک غلام نبی خاوند موصیہ - گواہ شد شیخ نور احمد مختار عام

وصیت ۲۷۹۶ میں فیض احمد ولد محمد الدین قوم بھٹی عمر ۲۸ سال ساکن مہاراجکے ضلع گوجرانوالہ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - میری ماہوار آمد قریباً ۴۵ روپیہ ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا - میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - فقط ۱/۲/۲۸ العبد فیض احمد کاتب موصی بقلم خود - گواہ شد رحمت اللہ خاں شاکر مدیر معاون الفضل قادیان، گواہ شد محمد بدر الحسن سلیم کاتب الفضل بقلم خود

وصیت ۲۸۰۰ میں زہرا بیگم زوجہ عبد الرحمن کاغانی قوم پٹھان عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد مہر مبلغ صمار ہے - اور اس مہر سے مبلغ ۲۰۰ روپے کا زیور میرے خاوند نے مجھے ادا کر دیا ہے - میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں - تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - فقط - زہرا بیگم بقلم خود گواہ شد عبد الرحمن کاغانی - گواہ شد نظام جان

وصیت ۲۷۳۵ - میں احمد ابو الحسن ولد صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف شہید مرحوم قوم سید عمر تخمیناً ۲۹ سال ساکن نہر صاحبزادہ خوست ڈاکخانہ سرائے نورنگ تحصیل لکی مروت ضلع بنوں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - کل جائداد غیر منقولہ یعنی زمین جو کہ موجودہ حالت میں ہم سب ورثاء کے تصرف اور ملکیت میں ہے - اور ہم سب ورثاء کے درمیان مشترک ہے - حسب ذیل ہے - ۲ ہزار کنال زمین اس میں سے میں موصی دو سو کنال زمین کا شریعت کی رو سے مالک اور متصرف ہوں فقط گواہ شد - خاکسار صاحبزادہ محمد طیب احمدی برادر موصی گواہ شد محمد شاہزادہ مولوی فاضل مبلغ - العبد موصی احمد ابو الحسن متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(نوٹ) مکرر آنکہ میری جائداد یعنی زمین جس کے متعلق میں نے متن فوق میں وصیت کی ہے - ضلع بنوں میں اور ڈاکخانہ سرائے نورنگ میں واقع ہے - اور یہ زمین مزروعہ نہری ہے - ۱۲ دسمبر ۱۹۲۷ء احمد ابو الحسن - گواہ شد دلیداد - گواہ شد عبد الرب متعلم جماعت دہم ہائی سکول قادیان

6

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اس کو بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی **اکسیر البدن** بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی غرضکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں"۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ **اکسیر البدن** نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا۔ مگر خدا نے **اکسیر البدن** کے ذریعہ سے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت **اکسیر البدن** ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر البدن جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی **اکسیر البدن** کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں۔ پانچ روپیہ (صہ) محصولڈاک علاوہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ۸) علاوہ محصولڈاک

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ وسیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپکے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ انکی نظر بچپن کے زمانہ کیطرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپکے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تا کہ دوسرے لوگ اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"۔

اکسیر البدن ایک ماہ کی خوراک اور موتی سرمہ ایک تولہ اکٹھا منگوانے والے کو محصولڈاک معاف رہیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان :۔

ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیہ کی ضرورت

ہمارے ایک دوست ایک ضرورت کے لئے ایک مکان ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیہ پر رہن رکھنا چاہتے ہیں مکان کا کرایہ دس روپے ماہوار ہے۔ جس کا انتظام کر دیا جائیگا۔

جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینے پر تیار ہوں۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔ اور روپیہ ادا کر کے رہن نامہ لے لیں

(ب معرفت دفتر منیجر الفضل قادیان)

رشتہ مطلوب ہے

ایک نوجوان احمدی بعمر ۲۵ سال پیشہ زرگری کی شادی ایک غیر احمدی زرگر کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ مگر جب سے شادی ہوئی ہے بوجہ ناموافقت مذہبی سلوک خانہ داری نہیں ہوا۔ اب چاہتے ہیں۔ کہ کوئی احمدی رشتہ مل جائے۔ ایک صرافی کی دکان میں جو اچھی چلتی ہے تیسرا حصہ ہے۔ اور ایک علیحدہ دکان زرگری بھی ہے۔ خود خدا کے فضل سے بہت اچھے ماہر فن ہیں۔ اپنے ہنر کے لحاظ سے کم از کم ۶۰ روپے ماہوار کما سکتے ہیں۔

سید محمد حسین معرفت دفتر منیجر الفضل قادیان

ضرورت رشتہ

بندہ بفضلہ تعالیٰ احمدی ہے عمر ۳۲ سال۔ سالانہ آمدن تخمیناً ایک ہزار روپیہ ستائیس مزارعان اور کچھ حصہ اراضی اپنے زیر کاشت ہے۔

شادی کی ہوئی ہے۔ مگر دوسری شادی کی اشد ضرورت ہے رشتہ خواہ اور امور خانہ داری سے واقف ہو مصدی رشتہ اور قوم افغان کو ترجیح ہوگی

خط وکتابت۔ م معرفت ایڈیٹر الفضل ہو۔

ریلوے سٹیشن سے قریب

محلہ دار الفضل میں آبادی کے اندر بر موقعہ سٹیشن سے قریب ایک کنال زمین برائے مکان قابل فروخت ہے قیمت کا تصفیہ چوہدری الٰہ بخش مستری وزیر ہند پریس امرت سر سے بذریعہ خط وکتابت ہو

دس مرلہ قطعہ زمین

منشی شادی خان صاحب (محلہ دارالضعفا) کے مکان سے متصل قابل فروخت ہے۔ جو اصحاب مسجد مبارک اور حضرت صاحب کے مکانات کے نزدیک ارزاں زمین کے طلبگار ہوں۔ ان کے لئے یہی بہتر موقعہ ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت

م معرفت دفتر منیجر الفضل قادیان

مکرمی! السلام علیکم

بتقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہے۔ کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے جب تک ان اصولوں کو رواج دیکر سلسلہ میں عام نہ کیا جائیگا۔ تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی۔ آپکی توجہ اس طرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس رشتہ اتحاد کی خاطر راقم الحروف سے کوآپریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ اور اگر آپ کی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو خاکسار سے مندرجہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ میں سے کسی چیز کی فرمائش بھیجیں یا بھجوائیں۔ اور اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں۔ اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں۔ جو آپ کے گرد ونواح میں ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ یا آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول۔ ہیڈ کلرک پلٹن اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان بینڈ ڈرم اور فلیوٹ وغیرہ اور سامان بیگ پائپ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور نہایت اعلیٰ ارسال ہوگا۔ پرائس لسٹ منگائیگا:۔

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۱۹- فروری - آج اسمبلی میں ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ اسمبلی کی توسیع میعاد یا ہندوستانی مجلس مقننہ کے وفد یا ہندوستانی نمائندوں کی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے تقرر کے متعلق اس وقت تک حکومت ہند نے وزیر ہند کے ساتھ کوئی خط وکتابت نہیں کی۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ جلال آباد کے قلعہ اور اسلحہ خانے کے اڑائے جانے کے نتیجہ میں آٹھ سو جانیں ضائع ہوئیں۔ لیکن شنواریوں کا بیان ہے۔ کہ یہ تعداد پندرہ سو سے زیادہ ہے۔

امرتسر - ایک معزز مسلمان کابل سے یہاں واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ بچہ سقہ ایک بڑی آہنی کڑاہی میں دودھ اور روٹی کا ملغوبہ تیار کرتا ہے۔ اور اس پر کتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جب وہ سیر ہو جاتے ہیں۔ تو ان سرداروں اور اہلکاروں کو لایا جاتا ہے جنہوں نے امان اللہ خاں کے عہد میں یورپین فیشن اختیار کر رکھا تھا انہیں مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کڑاہی میں کتوں کی طرح منہ ڈال کر کتوں کا پس خوردہ کھائیں۔ اس کا تماشا کرنے کی دعوت عوام اور سرکاری عہدیداروں کو بذریعہ منادی دی جاتی ہے۔ اور اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں اور کتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کی تعلیم کے خلاف روش اختیار کی ہے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس دہلی میں جو قرارداد منظور ہوئی تھی۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہمدردان قوم نے فیصلہ کیا۔ کہ ۲- مارچ ۱۹۲۹ء دو بجے دن حکیم جمیل خاں کے مکان واقعہ محلہ بلی ماراں دہلی میں ایک جلسہ منعقد کر کے ایک متحدہ اور متفقہ سیاسی پروگرام تیار کیا جائے۔

بمبئی ۲۰- فروری - چونکہ شہر میں امن و امان بحال ہو گیا ہے۔ اس لئے فساد زدہ رقبہ جات کے مختلف حصص میں جو فوجی پہرے متعین کئے گئے تھے۔ وہ آج صبح ہٹا لئے گئے ہیں۔

سورت ۱۷- فروری - ایک ریونیو آفیسر کے قتل کی ہولناک خبر آئی ہے۔ رات کے وقت وہ اپنے مکان میں سو رہا تھا۔ تین آدمی اس سے ملنے کے لئے آئے۔ لیکن اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے اسے باندھ کر بستر پر گرا لیا۔ اور مشکیں کس دیں۔ آہنی صندوق توڑ کر جو کچھ روپیہ ملا۔ اسے اپنے قابو میں کر لیا۔ اس کے بعد آفیسر کے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر انہیں آگ لگا دی۔ اور خود بھاگ گئے۔ افسر مذکور جل کر مر گیا۔

لاہور ۱۰۲۱- فروری - پنجاب ہندو سبھا نے ہندو مہا سبھا کے اجلاس سورت کی صدارت کے لئے مہاتما ہنس راج کا نام تجویز کیا ہے۔

بچہ سقہ کے متعلق یہ اطلاع سراسر بے بنیاد ہے۔ کہ اس نے نبوت یا مہدیت کا اعلان کیا ہے۔ یہ غلط فہمی اس کے جدید سکہ سے پیدا ہوئی ہے۔ جس پر خادم دین رسول اللہ اس طرح لکھا گیا ہے۔ کہ رسول اللہ کے الفاظ علیحدہ سطر میں ہیں (سیاست کا خاص تار)

بمبئی ۲۰- فروری - شہر میں یہ افواہ زور شور سے پھیلی ہوئی ہے۔ کہ ہوم ممبر بمبئی عنقریب مستعفی ہونے والے ہیں۔ اس کی اصل وجوہات معلوم نہیں۔ مگر ان میں سے ایک وجہ فسادات بمبئی کی تحقیقات ہے۔

پشاور ۲۰- فروری - پشاور میں یہ افواہ بڑی عام ہے۔ کہ موجودہ حکمران کابل نے ایک لاکھ روپیہ اپنے آدمیوں کے ذریعہ ہندوستان میں بھیجا ہے۔ تاکہ اس کے حق میں پروپیگنڈا کرایا جائے۔

پشاور ۲۰- فروری - امیر امان اللہ کابل پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے موجودہ حکمران تیس ہزار فوج جمع کر رہا ہے۔ افواہ ہے۔ کہ روسیوں نے امیر امان اللہ کو کچھ ہوائی جہاز دئے ہیں۔ لیکن آپ کے لئے حکومت حاصل کرنے کی کوئی امید نہیں۔ افغان سردار نادر خان کو بادشاہ بنانے کے حق میں ہیں۔

پشاور ۲۲ فروری - قندھار میں بھی بہت سے ہندو عرصہ سے مقیم تھے۔ اور وہاں ان کا کاروبار اچھا چلتا تھا۔ لیکن موجودہ شورش افغانستان کی وجہ سے ان کو بھی قندھار چھوڑنا پڑا ہے۔ چنانچہ بہت سے ہندو قندھار سے براستہ چمن پشاور پہنچے ہیں۔

مدراس ۲۲- فروری - آج مدراس میں یوم اتحاد کرناٹک منایا گیا۔ صوبہ کرناٹک علیحدہ بنانے کے حق میں کئی تقریریں ہوئیں

بمبئی ۲۲- فروری بمبئی لیجسلیٹو کونسل میں انڈین اسٹامپ ایکٹ کی ترمیم ایک سال کے لئے پاس ہو گئی۔ گذشتہ سال کی طرح یہ ایکٹ ایک سال مزید کے لئے دوبارہ پاس کیا گیا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کا منشاء یہ تھا۔ کہ یہ ترمیم مستقل طور پر پاس کر دی جائے۔

بمبئی ۲۲- فروری - جنرل نادر خاں آج اپنے دو بھائیوں کی معیت میں ڈاک کے جہاز سے یہاں وارد ہوئے۔ افغان کونسل متعینہ بمبئی کے ساتھ چائے نوشی کے بعد آپ تاج محل ہوٹل کو تشریف لے گئے۔ آئندہ پروگرام کے متعلق سوال کئے جانے پر آپ نے کہا۔ کہ "میں صلح کرانے کے لئے جا رہا ہوں" اس سوال کے جواب میں کہ آپ کابل جائیں گے۔ یا قندھار۔ کہا۔ کہ "چونکہ میری تدابیر ابھی طے شدہ نہیں ہیں۔ اس لئے کوئی بیان نہیں دے سکتا"

پشاور ۲۱- فروری - یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ حکمران کابل کسی شرط پر بھی نادر خاں کے حق میں دستبردار ہونے کے لئے ہرگز طیار نہیں۔

پشاور ۲۱- فروری - ہر کیلر انجینیر نے جو تعمیرات کابل کا نگران تھا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا۔ کہ ان عمارتوں پر گذشتہ پانچ برس میں قریباً ایک کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور ان کی تکمیل کے لئے صرف چند لاکھ روپیہ کی ضرورت باقی رہ گئی ہے۔ اگر پلاسٹر نہ کیا گیا۔ اور یہ عمارتیں اسی حال میں چھوڑ دی گئیں۔ تو چند سال میں منہدم ہو جائیں گی۔

لاہور ۲۴- فروری - آج جنرل نادر فرنٹیر میل لاہور سے گذرے۔ پلیٹ فارم پر اتنی بھیڑ ہو گئی۔ کہ پلیٹ فارم ٹکٹ بند کر دیا گیا۔ اور کئی لوگوں کو جنہوں نے پلیٹ فارم ٹکٹ لیا ہوا بھی تھا۔ اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ٹرین ۱۰ بجکر ۲۶ منٹ پر پلیٹ فارم پر آئی۔ کمرے میں جنرل صاحب کے دو بھائی سردار محمد ہاشم خاں سید حبیب اور سید عنایت شاہ تشریف فرما تھے۔ سید حبیب رائے ونڈ اسٹیشن پر جا کر جنرل نادر خاں سے ملے۔ اور وہاں سے ان کے ساتھ آئے۔ جنرل نادر خاں نے دھیمی سی آواز سے ایک مختصر سی تقریر کی۔ آپ بہت کمزور نظر آتے تھے۔ جنرل موصوف نے کہا۔ کہ میں بیمار تھا۔ اور اب بھی میری طبیعت ناساز ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ میں اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ اس نازک وقت میں افغانستان کی خدمت کر سکوں۔ مجھے تخت کی خواہش نہیں۔ میں وہاں امن قائم کرنا چاہتا ہوں۔ میری یہ خدا سے دعا ہے۔ کہ وہ بادشاہ امان اللہ کو جلد ترین تخت پر واپس لائے۔

پٹیالہ ۲۴- فروری - جیس پیٹرسن یورپین پہلوان اور گاماں میں آج گھوڑ دوڑ کے میدان میں دنگل ہوا۔ جس میں گاماں کو فتح ہوئی۔ ملک کے مختلف حصص سے دس ہزار کے قریب تماشائی کشتی کو دیکھنے کے لئے آئے۔

ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۸- فروری - امریکہ - جاپان - برطانیہ اور دیگر یورپی اقوام میں ایک بے ضابطہ سمجھوتہ طے پایا ہے۔ کہ وہ منشیات کی خفیہ تجارت کی روک تھام کے لئے پورا اشتراک عمل کریں گے۔ اور جو لوگ قوانین منشیات کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے متعلق ایک دوسرے کو معلومات بہم پہونچائیں گے۔

طہران ۱۸- فروری - ایران اور جرمنی میں جو مستقل عہد نامہ مودت مرتب ہوا تھا۔ اس پر دستخط ہو گئے ہیں۔

نیویارک ۲۰- فروری - آج تحت الارض ریلوے لائین میں دریائے ہڈسن کے نیچے ٹرین کے ایک ڈبے کو آگ لگ گئی۔ پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ اور دو سو دھوئیں کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔

لنڈن ۲۰- فروری - اخبارات کا بیان ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے ایران کو لکھ بھیجا ہے۔ کہ برطانیہ ایران کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ جو جزائر بحرین کے متعلق اس نے پیش کیا ہے۔

لنڈن ۱۹- فروری - اطالیہ میں شدت سردی کم ہو گئی ہے۔ بوڈاپسٹ میں بھی شمالی ہوائیں بند ہو گئی ہیں۔ برطانیہ میں مشرقی ساحل کے سوائے اکثر مقامات پر درجہ حرارت بڑھ گیا

دہلی ۱۹- فروری - آج پوسٹ ماسٹر جنرل نے دارالعلوم میں بیان کیا۔ کہ ۱۹۲۸ء میں ایک لاکھ چٹھیاں ہوائی ڈاک کے ذریعہ باہر بھیجی گئیں۔ ان کے علاوہ ساڑھے تین لاکھ چٹھیاں ایسی روانہ ہوئیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔